ثُمَّ	تَوَلَّيۡتُمۡ [1]	مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ	فَلَوۡ
پھر	تم پھر گئے	اس کے بعد	پس اگر
لَا	فَضۡلُ اللّٰهِ [2]	عَلَيۡكُمۡ	وَرَحۡمَتُهٗ
نہیں	اللہ کا فضل	تم پر	اوراس کی رحمت
لَكُنۡتُمۡ [3]	مِّنَ الۡخٰسِرِيۡنَ		
تم ضرور ہو جاتے	نقصان اٹھانے والوں میں سے		

[1] تَوَلَّيۡتُمۡ: یہ فعل ماضی مخاطب کا صیغہ ہے۔ایسا فعل جس کے آخر پر ”تُمۡ“ آئے وہ جمع مخاطب کا صیغہ اور فعل ماضی ہوتا ہے۔

[2] یہ مرکب اضافی ہے۔

[3] لَكُنۡتُمۡ میں لَ تاکید کے لیے ہے۔

ثُمَّ تَوَلَّيۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ لَكُنۡتُمۡ مِّنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿٦٥﴾

پھر اس کے بعد بھی تم پھر گئے۔پس اگر اللہ کا (خاص) فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتے تو تم ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاتے۔

وَلَقَدۡ	عَلِمۡتُمُ	الَّذِيۡنَ	اعۡتَدَوۡا
اوریقیناً	تم نے جان لیا	ان لوگوں کو جو	انہوں نے تجاوز کیا
مِنۡكُمۡ	فِي السَّبۡتِ	فَقُلۡنَا	لَهُمۡ
تم میں سے	سبت کے بارہ میں	تو ہم نے کہا	اُن سے
كُوۡنُوۡا	قِرَدَةً [4]	خٰسِئِيۡنَ	

تم ہو جاؤ	بندر	ذلیل	
[4]اس سے مراد یہ ہے کہ ان لوگوں میں بندروں والی صفات پیدا ہو گئیں۔			
وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿٦٦﴾			
اور یقیناً تم ان لوگوں کو جان چکے ہو جنہوں نے تم میں سے سبت کے بارہ میں تجاوز کیا تو ہم نے ان سے کہا کہ ذلیل بندر بن جاؤ۔			